بوسنیا کے وفد کی ملاقات

بعدازاں بوسنیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔

امسال بوسنیا سے 46 افراد کا وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ ان میں سے احمدی افراد کی تعداد 18 تھی جبکہ زیر تبلیغ افراد کی تعداد 28 تھی۔

☆ ایک مہمان یاسمین صاحب بوسنیا میں ایک N.G.O. کے صدر ہیں۔ کچھ عرصہ قبل جماعت کے ساتھ تعارف ہوا۔ ان کو جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی چنانچہ اپنی ذاتی کار میں تقریباً 1200 کلومیٹر کا سفر طے کرکے جلسہ میں شامل ہوئے۔ اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جلسہ کے اتنے بڑے انتظام کو دیکھ کر مجھے حیرانی ہوئی کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں؟ جلسہ کے تمام انتظامات میں مجھے کہیں بھی نقص نظر نہیں آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات بذات خود ایک خاص تجربہ ہے۔ حضور ایک اتنی بڑی جماعت کے رہنما اور لاکھوں فدائی احمدیوں کے لیڈر ہونے کے باوجود بہت عاجز انسان ہیں۔ اور یہی بات ہے جو کہ مجھ جیسے انسان کو بھی ایک ملاقات کے بعد ہی حضور کا گرویدہ بنا دیتی ہے۔

☆ ایک مہمان نجاد صاحب بوسنیا کی رومن کمیونٹی کے ایک معروف و مشہور سیاستدان اور دانشور کے طور پر جانے جاتے ہیں اور اس وقت شہر Tuzla کے Counselor بھی ہیں۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ کے تمام انتظامات بہت ہی احسن رنگ میں سرانجام دیئے گئے۔ میں نے اس سے قبل کبھی اس قسم کے پروگرام میں شرکت نہیں کی تھی۔ یہ جلسہ میرے لئے مختلف جہت سے سبق آموز تھا۔ کارکنان کا اخلاص دیکھ کر میں یہی سمجھا کہ یہ لوگ ایمان میں بہت مضبوط ہیں اور ان کے قول اور عمل میں مطابقت ہی ان کی ترقی کا راز ہے۔ اور ان لوگوں میں اس حالت کو پیدا کرنے کا سہرا ان کے خلیفہ کے سر پر ہے۔

خلیفہ کے خطابات اور ان سے ملاقات کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضور ایک بہت ہی اعلیٰ پائے کے انسان ہیں اور اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ میں نے حضور کو سب لوگوں سے زیادہ عاجز اور منکسر المزاج پایا ہے۔

حضور انور سے ملاقات کے دوران موصوف نے سلام عرض کرنے کے بعد اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ میرا تعلق رومن کمیونٹی سے ہے۔ اور یورپ میں تقریباً 12 سے 15 ملین ان کی تعداد ہے۔ موصوف نے عرض کیا کہ میرا سوال ہے کہ یہ قوم مختلف آزمائشوں سے گزر رہی ہے۔ ہزار سال سے بھٹک رہے ہیں، ان کی ترقی کس طرح ممکن ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اصل بات یہ ہے صرف یہ قوم نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کی یہی حالت ہے کہ وہ بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ اور ان کی اس حالت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت رسول کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسلمانوں پر ایک ایسا تنزّل کا دور بھی آئے گا۔ لیکن اس کے بعد یہ پیشگوئی بھی ہے کہ اس دور میں ایک مصلح خدا کی طرف سے مبعوث ہوگا اور مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس امام کو مانیں اور اس تک میرا اسلام پہنچائیں اور اس کی اتباع سے ہی پھر سے ان کی ترقی ہوگی۔ لہٰذا وہ مسیح و مہدی آیا اور اس کے متبعین ترقی کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر افریقہ کے لوگوں کو دیکھیں جنہوں نے اس امام کو مانا ہے ان کی حالت بدل گئی ہے۔ اسی طرح انڈونیشیا، پاکستان، انڈیا سے اس امام کو ماننے والوں کا یہی حال ہے۔ نیز اس جلسہ میں بھی آپ لوگوں نے مشاہدہ کیا ہے کہ کس طرح لوگ یکجہتی اور اتحاد کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ یہ سب برکت اس امام کی اتباع کرنے کی وجہ سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:- بہرحال ہمارا کام پیغام پہنچانا ہے۔ دین میں جبر نہیں ہے۔ ہم نے تو آنحضرت ﷺ کا پیغام پہنچانا ہے۔ آگے قبول کرنے والوں کا کام ہے کہ قبول کرتے ہیں یا نہیں۔

☆ ایک احمدی خاتون Senada صاحبہ جن کا تعلق سربیا کے شہر Novi pazar سے ہے انہوں نے ملاقات کے دوران عرض کیا:

ہم نے 17 سال قبل احمدیت قبول کی تھی۔ اور میری خواہش ہے کہ سربیا میں جماعت کی ترقی ہو۔ میرے میاں ان دنوں روزگار کی تلاش میں جرمنی آئے ہوئے ہیں اور ویزہ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ حضور دعا کریں کہ ان کو ویزہ نہ ملے تا کہ وہ سربیا واپس جا کر جماعت کی خدمت کرسکیں اور وہاں جماعت پھیلے اور ان کو چھوٹا موٹا کام سربیا میں ہی مل جائے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے لئے وہی انتظام فرمائے جو کہ ہر لحاظ سے بہتر ہو۔ نیز فرمایا کہ احمدیت میں جب تک ایسی مائیں اور ایسی بیویاں موجود ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرتی ہیں اور جن کو دنیا کے مال و دولت کی نہیں بلکہ دین کی فکر ہے تو انشاء اللہ جماعت پھیلے گی اور ان کی نیک خواہشات پوری ہوں گی۔

☆ **ایک خاتون نے عرض کیا کہ** ہر جلسہ ہی خاص ہوتا ہے لیکن یہ جلسہ بہت ہی خاص تھا۔ حضور انور کے ایڈریسز اور تقاریر بڑی خاص تھیں۔ خلافت کے مقام و مرتبہ کے بارہ میں ہمارے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ ہم نے تقاریر سے بہت استفادہ کیا۔

☆ جلسہ میں شامل ہونے والے ایک مہمان امیر صاحب جو پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئے تھے، جلسہ کے ماحول نے ان پر بہت مثبت اثر چھوڑا ہے۔ موصوف نے کہا کہ:

میں نے واپس جا کر یہی پیغام دینا ہے کہ یہ جلسہ دیکھ کر اور حضور انور سے ملاقات کرکے اپنے دل کی کیفیت ناقابل بیان ہے۔ ان باتوں کو صرف محسوس ہی کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اس جنت نما معاشرہ میں چند دن گزارے تا کہ اس کو حقیقی جنت کے بارہ میں ایک یقین پیدا ہو جائے۔

☆ بوسنیا سے ایک مہمان 'دیانہ' صاحبہ بھی جلسہ میں شامل ہوئیں۔ موصوفہ پیشہ کے لحاظ سے ایک نرس ہیں اور جماعت کے ساتھ ان کی فیملی کا ایک دوستانہ تعلق ہے۔ اپنے شوہر اور بیٹے کے ساتھ بوسنیا میں جماعتی پروگرام میں شمولیت اور جماعتی کاموں میں خوشی سے تعاون کرتی ہیں۔ موصوفہ مع شوہر و والدین سفر کے اخراجات خود برداشت کرتے ہوئے جلسہ میں شامل ہوئی ہیں۔ موصوفہ نے کہا:

جلسہ کے تمام انتظامات بہت احسن رنگ میں سرانجام دیئے گئے۔ ان مخلص کارکنان کو دیکھ ہمیں خود شرم آتی تھی کہ یہ لوگ ہمارے لئے اس قدر تکلیف برداشت کر رہے ہیں۔ نیز حضور کی مصروفیات دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ حضور کس طرح بشاشت کے ساتھ کام کر لیتے ہیں۔

☆ **ایک خاتون نے عرض کیا کہ:** میرے ہاں اولاد نہیں تھی۔ تین سال قبل بیٹا ہوا ہے۔ اس کے دماغ میں کوئی چیز ہے۔ اس کا دماغ develop نہیں ہو رہا تھا۔ میں نے حضور سے دعا کی درخواست کی تھی جس پر حضور انور نے فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ فضل فرمائے''۔

☆ ایک غیر از جماعت دوست ماہر صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ ذاتی خرچ پر جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے کہا:

یہاں مہمانوں کا جس طرح سے خیال رکھا جاتا ہے اور جس محبت سے لوگ پیش آتے ہیں میں حقیقت میں کہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ ہمیں زمین پر سونے کے لئے کہیں اور کھانے کو صرف سوکھی روٹی ہی کیوں نہ دیں ہمیں ان سے کوئی شکایت نہیں ہوگی کیونکہ جو پیار اور محبت یہاں سے ہمیں ملا ہے اس کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں ہے۔

☆ ایک احمدی دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی انگوٹھی تبرک کرنے کے لئے پیش کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت یہ انگوٹھی اپنی انگلی میں پہن کر اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی سے مَس کرکے اس دوست کو واپس عطا فرمائی۔

بوزنین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چھ بجکر 40 منٹ تک جاری رہی۔

بعدازاں وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو ازراہِ شفقت قلم عطا فرمائے اور بچوں، بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔